Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ٹھوس اخلاقی اصول عرصہ تک قائم رہیں گے

وزیر تعلیم سیرالیون

احمدیہ سکولوں میں ڈسپلن کا جو اعلیٰ معیار قائم ہے وہ سارے سیرالیون میں کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا

احمدیہ ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کبالہ کو حکومت سیرالیون کی طرف سے کُلّی امداد کا اعلان

سیرالیون کی تعلیمی ترقی میں جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کو وزیر موصوف کا خراج تحسین

سیرالیون کے وزیر تعلیم محترم عبدالکریم کروما صاحب نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ نے جن ٹھوس اخلاقی اصولوں کا احیاء کیا ہے، وہ سارے ملک پر چھا جانے کے لئے عرصہ تک قائم رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار وزیر موصوف نے ۸ر فروری ۱۹۸۰ء کو سیرالیون کے ضلع کوناڈوگو کے شہر کبالہ میں واقع احمدیہ مسلم ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کے دورے کے دوران طلباء و اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ سکول سیرالیون میں نصرت جہاں سکیم کے تحت کھلنے والا پانچواں اور اس ملک میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والا نواں سکول ہے۔ یہ سکول ۱۹۷۵ء میں کھلا تھا۔

کبالہ سے مکرم ڈاکٹر محمود احمد خواجہ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ وزیر موصوف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سکول کا اجراء ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ اس ماحول میں جو زیادہ تر اسلام کے زیر اثر ہے ایسے ادارے کی اشد ضرورت تھی تاکہ اس علاقے کے عوام اسلام اور پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے مستفید ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سکول ٹھوس اسلامی اصولوں پر قائم کیا گیا ہے۔ اور دوسرے احمدی سکولوں کی طرح ڈسپلن کا جو اعلیٰ معیار اس سکول میں ہے۔ سیرالیون کے کئی دوسرے سکولوں میں اس کی مثال ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گی۔ انہوں نے طلباء، اساتذہ کرام اور پرنسپل صاحب کو سکول قائم کرنے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ جب ہم اس سکول میں آتے ہیں تو احمدیہ مسلم تحریک کے ایک خاندان کے ایک رکن کے طور پر آتے ہیں۔ انہوں نے سکول کی مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ وہ سکول کی مشکلات دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے، اور حکومت سے اس سکول کی کلی امداد دینے کی سفارش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ سکول کبالہ ہمارے دلوں کے قریب رہے گا۔ اور ہم ہر کوشش کریں گے۔ کہ اس سکول کا قدم کبھی پیچھے کی طرف نہ پلٹے بلکہ اس علاقے کے عوام کی خدمت کرنے میں آگے ہی بڑھتا رہے۔ وزیر موصوف نے جو کہ سکول کا دورہ کرنے کے بعد اس کے ڈسپلن اور استقبالیے سے بے انتہا متاثر تھے، اپنی تقریر کا اختتام ان الفاظ پر کیا۔ میں ایک بار پھر اپنے ساتھیوں اور وزارت تعلیم کی طرف سے اس مسحور کن استقبالیہ پر انتہائی خوشی و مسرت اور حیرت کی ملی جلی کیفیات کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۱۳ شوال ۱۴۰۰ھ ۲۵ ظہور ۱۳۵۹ ہش ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۹۴

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۴ ظہور/اگست) نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس سے آمدہ ۱۹ر اگست کی کیبل گرام بنام جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے مغربی افریقہ کے ممالک کے دورے کی شاندار کامیابی اور اس کے معجزانہ نتائج برآمد ہونے کے لئے متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں۔ اس دورے کے لئے کیبل گرام میں خصوصی دعاؤں کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارض بلال کو اپنے حق کے نور سے جلد تر منور کر دے۔ آمین ثم آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی عام طبیعت اب بہتر ہے لیکن شدید کمزوری ہو گئی ہے۔ جو کہ باوجود علاج معالجے کے دور نہیں ہو رہی۔ احباب کرام خصوصی التزام اور توجہ سے حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کامل و عاجل کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

• ربوہ ۲۲ر اگست۔ مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا۔ مولانا موصوف نے اپنے خطبہ میں آیات قرآنی کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کی صفات بیان فرمائیں اور احباب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ انہوں نے بتایا کہ صحابہؓ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے رکوع و سجود میں مصروف رہتے ہیں اور تہجد گزار ہوتے ہیں اور اس کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔

امتحان دینے والے احمدی طلباء و طالبات کے لئے

نہایت اہم تاکیدی ارشاد

۷ر مارچ ۱۹۸۰ء کو ارشاد فرمایا۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے، وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لیکر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا) امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے"۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۵ راگست ۱۹۸۰ء

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ رشوال ۱۴۰۰ھ

۲۵ رظہور ۱۳۵۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو آیات

قرآن حکیم جامع ترین حکمتوں، لازوال برکتوں، لا انتہا معارف و خزائن کا ایک گنجینہ ہے۔ اسکو جہاں سے کھولیں جہاں سے پڑھیں موقع کے مناسب حال، وقت کے عین مطابق ہر شخص کو، ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے کو اپنے مفید مطلب کی چیز مل جاتی ہے۔

ہمارے اداریے قرآنی تعلیمات ہی کی روشنی میں لکھے جاتے ہیں و باللہ التوفیق۔ آج کی نشست میں ہم دو آیات قرآنی اور تفسیر صغیر میں سے ان کا ترجمہ و تفسیر بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(البقرہ: ۲۱۴)

ترجمہ:- سب لوگ ایک ہی (خیال کے) تھے۔ پھر اللہ نے انبیاء کو مبشر اور منذر بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ حق پر مشتمل کتاب نازل کی تا کہ وہ (یعنی اللہ) لوگوں کے درمیان ان باتوں کے متعلق جن میں انہوں نے اختلاف پیدا کر لیا تھا فیصلہ کرے اور (ہوا یہ کہ) صرف انہی لوگوں نے جنہیں وہ کتاب دی گئی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلے کھلے نشانات آ چکے تھے۔ آپس کی سرکشی اور فساد کی وجہ سے اس (یعنی کتاب) کے بارہ میں اختلاف کیا۔ پس اللہ مومنوں کو اپنے حکم سے اس صداقت تک لے گیا جس کے بارہ میں دوسرے لوگوں نے اختلاف سے کام لیا تھا۔ اور اللہ جسے پسند کرتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے۔

تفسیر: اس آیت میں عجیب مضمون بیان کیا ہے۔ نبی آتا ہے اختلاف مٹانے کے لئے مگر لوگ اپنے اختلاف چھوڑ کر اسی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور وہی قوم سب سے زیادہ مخالفت کرتی ہے جو الہام کی اول مخاطب ہوتی ہے اور جن کی طرف نبی آتا ہے۔ دوسری قومیں تو اسکی تعلیم کو ایک علمی مضمون سمجھ کر اس سے دلچسپی بھی ظاہر کرتی ہیں۔ اس پر غور بھی کرتی ہیں بلکہ بعض حصوں میں اسکی تعریف بھی کرتی ہیں لیکن جن کی طرف وہ کتاب نازل ہوتی ہے یا جو اول مخاطب ہوتے ہیں وہ مخالفت میں اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ انہیں اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیسے افسوس کی بات ہے کہ جن کے فائدہ کے لئے وہ کتاب آتی ہے وہی سب سے زیادہ اسکی مخالف ہوتے ہیں۔ اس جملہ میں یہ مضمون بیان کیا ہے کہ جب قوم کا اکثر حصہ شدید مخالف ہو جاتا ہے تو لازماً وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں لوگوں کی مخالفت کا نشانہ بن جاتے ہیں اور سخت ابتلا ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو ان سب انعامات کا وارث کر دیتا ہے جو کتاب الٰہی میں ساری قوم کے لئے مقدر تھے۔ اسی مضمون کی تشریح ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ کہ ہر انسان کا ایک گھر دوزخ میں اور ایک گھر جنت میں ہوتا ہے جو دوسرے پر ظلم کرتا ہے اسکا گھر جنت کا لے کر اللہ تعالیٰ مظلوم کو دے دیتا ہے۔ اور مظلوم کا دوزخ کا گھر ظالم کو دے دیتا ہے۔ کفار نے چونکہ بلا وجہ کتاب الٰہی کی مخالفت کی اور اس کے سبب سے مومنوں کو سخت دکھ برداشت کرنے پڑے۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ انعامات جو ساری قوم کے لئے مقدر تھے مٹھی بھر مسلمانوں کو دے ۴۴

۴۴ دیے جائیں اور باقی قوم کو بوجہ ظالم ہونے کے ان سے محروم کر دیا جائے۔"

(تفسیر صغیر)

دوسری آیت یوں ہے:- فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ○ (فاطر: ۴۴)

ترجمہ:- تو اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا اور نہ تو کبھی سنت اللہ کو ٹلتے ہوئے دیکھے گا۔

تفسیر القرآن

علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (البقرہ ۲-۳)

ترجمہ:- میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

"پھر دیکھو کہ تقویٰ کو ایسی اعلیٰ درجہ کی ضروری شے قرار دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی علت غائی اسی کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ دوسری سورۃ کو جب شروع کیا ہے تو یوں ہی فرمایا ہے

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن کریم کی یہ ترتیب بڑا مرتبہ رکھتی ہے خدا تعالیٰ نے اس میں علل اربعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ علت فاعلی۔ مادی۔ صوری۔ غائی۔ ہر ایک چیز کے ساتھ یہ چار ہی علل ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نہایت اکمل طور پر ان کو دکھاتا ہے۔ الٓمّٓ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بہت جاننے والا ہے اس کلام کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ یعنی خدا اس کا فاعل ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ یہ مادہ بتایا یا یہ کہو کہ یہ علت مادی ہے۔ علت صوری لَا رَيْبَ فِيْهِ ہر ایک چیز میں شک و شبہ اور ظنون فاسدہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی ریب نہیں ہے۔ لاریب اسی کیلئے ہے۔ یعنی سب قسم کے ریب اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی شان یہ بتائی کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ تو طبعاً ہر ایک سلیم الفطرت اور سعادتمند انسان کی روح اچھلے گی اور خواہش کریگی کہ اس کی ہدایتوں پر عمل کرے۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی اعلیٰ اور اصفیٰ شان کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا۔ ورنہ قرآن شریف کی خوبیاں اور اس کے کمالات اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسا کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اسکی طرف چلے آئیں۔ مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے۔ اس کے خوشبودار درختوں اور دل کو تر و تازہ کرنے والی بوٹیوں اور روشوں اور مصفا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے تو ہر ایک شخص دل سے چاہے گا کہ اسکی سیر کرے اور اس سے حظ اٹھاوے۔ اور اگر یہ بھی بتایا جاوے کہ اس میں بعض چشمے ایسے جاری ہیں جو امراض مزمنہ اور مہلکہ کو شفا دیتے ہیں تو اور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائیں گے اسی طرح پر قرآن شریف کی خوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوبصورت اور موثر الفاظ میں بیان کیا جاوے تو روح پورے جوش کے ساتھ اس طرف دوڑتی ہے اور حقیقت میں روح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم ہی میں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اور دوسری جگہ کہا لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ ع: ۳) مطہرون سے مراد وہی متقین ہیں جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں بیان ہوئے ہیں۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ قرآنی علوم کے انکشاف کیلئے تقویٰ شرط ہے۔ علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صرف و نحو طبعی، فلسفہ، ہیئت و طبابت پڑھنے والے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو اوامر الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدنظر رکھتا ہو۔ اپنے ہر فعل و قول کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات کیا عموماً دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے۔ یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی روحانی اور اخلاقی حالت بہت کچھ قابل شرم ہے۔ لنڈن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوتے رہیں، ہم تو ان کا ذکر بھی نہیں کر سکتے مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۲،۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیق آدم کے ادوار کا خاکہ

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ)

(۲)

قرآن مجید میں سورۃ الفتح میں مسلمان قوم کی ترقی کو کھیت کی پیداوار کے چھ درجات سے مشابہت دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسی طرح مسلمان قوم نشوونما پاکر قومی لحاظ سے معراج کمال کو پہنچے گی۔ جیسا کہ فرمایا:-

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ۔

(الفتح ع۴)

اس میں زرعی پیداوار کو مندرجہ ذیل چھ حصص میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ بیج ۲۔ پٹھا ۳۔ کمر کی مضبوطی ۴۔ موٹائی ۵۔ نال کی مضبوطی ۶۔ ہری بھری کھیتی۔

بالفاظ دیگر یہ مضمون تخلیق انسان کے مراتب ستہ کو ہم رنگ ادوار میں دہرا رہا ہے۔

دواب:-

مگر دواب کا یقینی تشخص بھی غیر واضح ہے اور وضاحت کا محتاج۔ البتہ لفظ دواب درمیانی تخلیق کی نہ معلوم کئی حتمی تخلیقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ ممکن ہے ابتداء میں حشرات کی پیدائش پر مبنی ہو۔ بعدہٗ رفتہ رفتہ ماحول کے زیر اثر متغیر حالتوں سے گذرتا ہوا جاندار نفس واحدہ کی شکل میں آگیا۔ لہذا دور نبات کی مانند دواب کا دور بھی کئی حتمی ادوار پر مشتمل ہے کیونکہ جاندار یک لخت زمین سے پیدا نہیں ہو گئے۔ البتہ حشرات سے بنتے بگڑتے اور بڑھتے چلے گئے اور بالآخر موجودہ صورت میں آگئے۔

اس لئے دواب کی تخلیقی تفصیل کا ذکر نہ معلوم پردہ ناواقفیت میں چھپا ہوا ہے البتہ سائنسی تحقیق سے اس بارے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ چونکہ فطرت کی سنت مستمرہ اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ تمام شعبہ ہائے حیات کے طریق تخلیق میں مشابہت اور مماثلت پائی جاتی ہے۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ حیوانی تخلیق بھی مدارج سے گزری ہو۔

بنیادی ساخت:-

سائنسی تحقیق کی رو سے تمام انواع تخلیق کی بنیادی ساخت ایک جیسی ہے۔ مثال کے طور پہ مچھلی اور درخت ایک دوسرے سے شکل اور بناوٹ میں نہیں ملتے مگر ہر دو کی بنیاد سیلز پر ہے۔ جس سے ان میں اشتراک پایا جاتا ہے۔ اسی طرح حیوانوں اور انسانوں کی بنیادی ساخت سیلز ہیں۔ ان کے جسمانی اعضاء میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ علم الحیات کی رو سے بعض طرح پودوں اور حیوانوں میں بعض صفات مشترک ہیں۔ اسی طرح حیوانوں اور انسانوں میں بھی بعض صفات مشترک ہیں۔ علم الحیات کی رو سے تخلیق حیوانات چھ ادوار پر مشتمل ہے:

اول حشرات۔ دوم ابتدائی گوشت پوست والے جانور۔ تیسرے چرندے۔ چوتھے پرندے۔ پانچویں ممالیے اور چھٹے درجہ میں بالآخر انسان پیدا ہوا۔

یقین غالب ہے کہ تخلیق انسان کا عالم صغیرہ بھی انہی جیسے ادوار پہ مشتمل ہے۔ مثلاً پہلے وہ حشرات کی صورت میں پیدا ہوا پھر بلا ہڈی مچھلی جیسی شکل میں آگیا۔ پھر زمین پر رینگنے والا جاندار ہو گیا۔ پھر دوڑنے اور چھلانگیں لگانے کی صلاحیت اس میں پیدا ہوئی۔ اس کے بعد وہ جوان ہو کر دودھ پلانے والا ممالیہ بن گیا۔ بالآخر انسانی ڈھانچہ میں مجسم ہو گیا۔ عقلاً یہ صورت حال قابل قبول ہے جس میں شروع سے آخر تک پرورش پاتا رہا۔ قدرت نے شاید ان ادوار کی تحقیق کا کام سائنس والوں پر چھوڑ دیا ہو۔ کیونکہ قرآن مجید میں بار بار بندوں کو قدرت کے کاموں پہ غور و فکر سے کام لینے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ذاتی کدوکاوش سے بعض حقائق ثابتہ کی شہادت سے تخلیق کائنات کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھا کر نہایت قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور انسان کو اس کی ماضی کی سرگذشت سے باخبر کر دیا۔ ضمناً یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ قرآن مجید کی آیہ مبارکہ۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ۔

(النور ع۶)

اسی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں پیٹ کے بل رینگنے والے، دو پاؤں پہ چلنے والے اور چار پاؤں پہ چلنے والے وغیرہ جاندار پیدا کئے۔ بظاہر ہم انہیں الگ الگ غیر مربوط مخلوق سمجھتے ہیں۔ مگر قانون قدرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ تسلیم کرنے پہ مجبور ہیں کہ آیہ ہذا کا مطلب یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے شروع میں تمام جاندار پیٹ کے بل چلنے والے پیدا کئے۔ بعدہٗ اس کا ایک حصہ ترقی کر کے دو پاؤں والے جانداروں کی شکل میں آگیا اور پھر ان سے چار پائے پیدا ہوئے۔ سلسلہ تخلیق آدم کی آخری کڑی ترقی کرتے کرتے دو ٹانگوں پر چلنے لگ گئی اور اس کی اگلی دونوں ٹانگیں رفتہ رفتہ ہاتھ بن گئے اور وہ کھڑا ہو کر کشمکش حیات میں کام لینے کے قابل ہو گیا۔ ٹانگوں سے دوڑنے اور اچھلنے کودنے لگ گیا اور ہاتھوں سے شکار کر کے اپنا پیٹ پالنے لگ گیا۔ نفس واحدہ اس سلسلہ کی آخری کڑی ہے۔ یہ تمام امور قدرت کے غیبی ہاتھ کا پتہ دیتے ہیں جس کے ذریعہ تخلیق انسان کا کام تقدیر الٰہی کے تحت خود بخود تغیر و تبدل کے ادوار سے گزر کر بنتا بگڑتا اور اصلاح یافتہ ہوتا چلا گیا۔

آیہ ہذا میں بیّنہ جاندار انواع مخلوق کے بارے میں مزید غور و فکر کرنے سے یہ امر بھی ذہن نشین ہوتا ہے کہ انسان ان کے کسی زمرہ میں شامل نہیں۔ نہ ان جانداروں میں جو محض دو پاؤں پہ چلتے ہیں۔ مگر ان کے بازو نہیں اور نہ چار پاؤں پہ چلنے والوں میں ہیں۔ کیونکہ انسان کسی دور میں دو پاؤں پہ نہیں چلا بلکہ وہ اس کی بجائے دو گھٹنوں اور دو بازوؤں پہ شروع میں چلتا رہا ہے۔ بعد میں کھڑا ہو کر دو پاؤں پہ چلنے لگا اور بازوؤں سے چلنے کی بجائے اور کام لینے لگ گیا۔ اس لئے انسان دوسرے جانداروں کے کسی زمرہ میں شامل نہیں۔ اس کا زمرہ ان سے الگ اور منفرد ہے ممکن ہے کہ آیہ مبارکہ کے اگلے الفاظ

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(النور ع۶)

مخفی طور پہ اسی راز سربستہ کے انکشاف پہ دلالت کرتے ہوں اور ابھی طرح انسان کو دوسرے جانداروں سے امتیازیت کا تاج پہنا دیا ہو۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔

ذیل میں ہم قرآنی تحقیق دوبارہ تخلیق انسان کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ تحقیق حضرت مسیح موعودؑ کی قرآنی تحقیق پہ مبنی ہے۔ جو حضور نے ملہم کی حیثیت سے شارح قرآن ہو کر تفسیری طور پہ بیان فرمائی۔ مگر اس سے پہلے ہم سائنسی تحقیق کا کچھ مواد پیش کرتے ہیں۔ تاکہ تفہیم میں آسانی

ہو۔ ماہرین طبیعات نے جاندار تخلیق کائنات کے مندرجہ ذیل چھ ادوار کا پتہ لگایا ہے:۔

(۱) پہلے دور میں چھوٹی بوٹیوں سے حشرات کی صورت میں سطح زمین پر زندگی کے آثار پیدا ہوئے اور بڑھتے چلے گئے۔ سمندری جانداروں کی بھی یہی کیفیت ہے۔ اس درجہ میں تمام جاندار بلا ہڈی گوشت پوست کے بدن والے تھے۔

(۲) دوسرے دور میں ریڑھ کی ہڈی والے اور رینگنے والے جانور پیدا ہوئے۔

(۳) تیسرے دور میں خشکی اور تری میں رہنے والے جانور، سمندری رینگنے والے جانور اور ابتدائی قسم کے ممالیے۔

(۴) چوتھے دور میں خشکی کے جانور جنگلی جانور اور درندے، جیسے اونٹ لنگور، گوریلا (بن مانس) شیر ہاتھی بچھو وغیرہ۔

(۵) پانچویں دور میں گھوڑے، وہیل مچھلی، ابتدائی بندر اور بندر نما انسان

(۶) آخری چھٹے دور میں انسان پیدا ہوا۔

سائنس دانوں کی رائے میں کلی جانداروں کی تخلیق کا عرصہ پچاس کروڑ سالوں پر محیط ہے اور ہر دور کئی کروڑ سال کا ہے۔ جاندار ہر دور میں ابتداء سے انتہا تک طبعی ماحول میں ابتدائی حالت سے ترقی کرتے کرتے شکل و شباہت اور قد و قامت میں مضبوط تر ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ موجودہ اصلاح یافتہ صورت و شکل میں ترقی پذیر ہو گئے۔

قرآنی تحقیق:۔

لیجیے اب قرآنی تحقیق کا سائنسی تحقیق سے موازنہ کیجیے۔ اس میں بھی تخلیق انسانی کے چھ ادوار کا ذکر ہے:۔

اوّل:۔ نطفہ:۔ ابتدائی دور کی حالت نطفہ سے مشابہ قرار پائی۔ نطفہ میں قوت نامیہ ہوتی ہے جس سے رحم مادر میں پرورش شروع ہوتی ہے۔ اس دور میں انسانی سٹاک والے حشرات پیدا ہوئے اور بڑھتے گئے۔ وہ بلا ہڈی گوشت پوست والے بدن کے مالک تھے ان کا پہلا عمل زمین پر رینگنا تھا۔ ان میں تذکیر و تانیث نہ تھی بلکہ ان میں غیر جنسی یک موروثی تولید کا عمل جاری تھا۔ جو فطرتاً میکانکی طور پر ہوتا چلا گیا۔ اسطرح انسانی پیدائش مختلف حتمی مدارج سے گزرتی گئی۔ چونکہ افراد عوام کی تخلیق و تزئید میں قدرتاً مشابہت اور مماثلت پائی جاتی ہے اس لئے شروع میں انسانی جانداروں کی تخلیق دوسری اجناس مخلوقہ کی مانند ملتے جلتے حشرات کی شکل میں ظہور میں آئی ہوگی جو محض تخلیق انسان کے لئے مختص تھی۔ پھر وہ حشرات بڑھتے بڑھتے قوت پذیر ہو کر مذر سے ٹھوس شکل میں آ گئے۔ اس درجہ میں جملہ حشرات کی یک نیت کا پہلو فطرت کے اصول بقا کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو حشرات انسانی کی بقا کے لئے ضروری تھا اور جس کے باعث انسان اپنی ابتدائی منازل میں دوسرے حشرات کے ماحول میں برابر پرورش پاتا رہا۔ اور ضائع ہونے سے بچا رہا۔

سائنسی رو سے اس دور میں بلا ہڈی گوشت پوست والے جاندار پیدا ہوئے۔ نباتات میں یہ دور بیج کی مانند ہے اور حیوانوں اور پرندوں میں نطفہ کی صورت میں۔

دوم:۔ علقہ یعنی جما ہوا خون:۔

یہ پودوں میں مذر سے مضبوطی پیدا ہو جانے کا دور ہے۔ اس مرحلہ پر تخلیق میں انسانی مادے والے حشرات نے اور نمایاں صورت اختیار کر لی۔ مگر نطفہ والی خصوصیات اس میں موجود رہیں کیونکہ نطفہ اور علقہ میں محض صورت بدل جانے کی علامت نمایاں ہے۔ جس میں پہنچ کر علقہ کے قوام میں صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔ تذکیر و تانیث اس دور میں بھی نہ تھی سابقہ یک موروثی عمل تولید جاری رہا۔ پھر انسانی تخلیق رفتہ رفتہ قوی الطاقت ہو کر مضبوط شکل میں منتقل ہو گئی۔ اس مرحلہ میں پودوں کی جڑوں اور شاخوں کے بڑھنے اور مضبوط ہو جانے کی مانند انسانی جاندار جسمانی طور پر مضبوط ہو گئے۔ شاید ان کے رینگنے کے عمل میں تیزی بھی آ گئی ہو گھڑے ہو کر چلنے کی سکت ان میں ابھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ کیونکہ اس کے لئے درخت کے مضبوط تنا کی مانند انسانی مادے والے جانداروں کی ٹانگوں کا طاقتور ہونا ضروری تھا جو تیسرے مرحلہ سے متعلق ہے۔

سائنسی رو سے اس دور میں ریڑھ کی ہڈی والے رینگنے والے جانور پیدا ہوئے۔ حیوانوں اور پرندوں میں قیام حمل اور نباتات میں سبزے کی پیدائش ہوئی۔

سوم:۔ مضغہ (لوتھڑا):۔

سورۃ الحج ع ۱ میں مضغہ کی دو اقسام مخلقۃ و غیر مخلقۃ بیان ہوئی ہیں جو اس کی کامل اور خام حالتوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں یعنی طاقتور اور کمزور اس دور میں انسانی جاندار مضبوط جڑوں والی مضبوط شاخوں کی مانند مزید قوی الطاقت ہو کر شاید چوپایوں کی طرح چاروں ہاتھوں اور پاؤں پر چلنے لگ گیا ہو کیونکہ تخلیق میں مشابہت اور مماثلت لازم و ملزوم ہے شاید اس دور میں انسانی جاندار میں چلنے پھرنے اور دوڑنے کے علاوہ کھڑا ہونے کی سکت بھی پیدا ہو گئی ہو۔ رینگنا ختم ہو گیا ہو مگر تذکیر و تانیث حسب معمول اجتماعی صورت میں فرد واحد میں ہی رہی اور حسب سابق یک موروثی تولید کا عمل جاری رہا۔

سورۃ حٰم السجدہ ع ۲ میں زمین پر پہاڑوں کی تخلیق کے بعد تیسرے درجہ میں۔

وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا۔

کا ارشاد ہوا جو ارضی قوتوں کی طرف مشار الیہ ہے ممکن ہے انسانی استعدادوں کی بنیاد اسی دور میں پڑی ہو یا ابھرنے لگ گئی ہو۔ مضغہ کے نامکمل ہونے سے ممکن ہے، اس دور کی تخلیق میں کسی رنگ میں فرق آتا رہا ہو۔ شروع میں ناکارہ اعضاء بھی کسی کام آ جاتے ہیں۔ بعد میں وہ ناکارہ اعضاء ہونے کے باعث ختم ہو گئے ہوں یا ان سے پیدا شدہ مخلوق ختم ہوتی رہی ہو۔ جیسا کہ فطرت کے عمل سے ثابت ہے جہد البقاء کی دوڑ میں وہ جاندار زندہ رہے جو سب سے زیادہ موزوں تھے اور کمزور ختم ہوتے چلے گئے۔ قرآن مجید میں محو و اثبات کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ۔ (رعد ع ۶)

سائنسی رو سے اس دور میں مضبوط ریڑھ کی ہڈی والے جانور پیدا ہوئے اور دودھ پلانے والے ممالیے، جن میں دودھ پیدا ہونے کی صلاحیتیں موجود تھیں اور بارآوری کے قابل ہو گئے تھے۔ مضغہ کسی کام کی اہلیت کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا جوہر باطنی اس میں ودیعت ہوا۔ حیوانوں اور پرندوں میں اس مرحلہ میں ان کے حمل نے پوری طرح نفوذ کر لی۔ نباتات میں پودے بن گئے۔ ممالیوں سے دودھ پلانے کا عمل اس دور کی یادگار ہے۔

چہارم:۔ عظام (بدن پر ہڈی پیدا ہوئی) ہڈی میں بوٹی کی نسبت زیادہ صلابت اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز ہڈی بہت دیرپا ہے جس کا نشان ہزاروں سال تک رہتا ہے۔ سائنسی تحقیق کی رو سے پہلے دور کے گوشت پوست والے جانداروں کے فاسلز کا تو پتہ نہیں ملتا البتہ مابعدی ادوار کے ہڈی والے جانداروں کے فاسلز ملے ہیں۔ جن کی تخلیق کا عرصہ چار کروڑ پچھتر سال کا قبل بیان ہوا ہے

نباتی لحاظ سے اس دور میں درخت کا تنا مضبوط ہو جاتا ہے اور جڑ زمین میں طاقت پکڑ جاتی ہے۔ اس درجہ میں انسانی جاندار سورۃ النساء ع ۱ کی پہلی آیہ مبارکہ کی رو سے نفس واحدہ کی حیوانی شکل میں ظاہر ہوا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ۔ (النساء ع ۱)

یعنی وہ ابتدائی حالت سے درجہ بدرجہ ربوبیت پا کر نفس واحدہ بن گیا۔ نفس واحدہ جسمانی طور پر تندآور اور طاقتور تھا۔ نفس واحدہ کی ترکیبی اصطلاح اس کے بدن میں تذکیری و تانیثی قوتوں کے اجتماعی طور پر باہم یکجا ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ وہ دو ٹانگوں کے بل چلتا تھا۔ (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت و شفاء

مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ

خوراک اور نظام ہضم

انسان مٹی سے بنتا ہے

ماں باپ کا مادہ تولید ان غذاؤں کا خلاصہ ہوتا ہے جو وہ اسی زمین (مٹی) سے حاصل کرتے ہیں۔

رحم مادر میں بھی بچہ ماں کی خوراک سے اپنا حصہ لیتا اور بتدریج بڑھتا اور مکمل ہوتا چلا جاتا ہے۔

پیدائش کے وقت جو بچہ چند پونڈ وزن کا ہوتا ہے جوان ہوتے ہوتے ڈیڑھ دو من وزن کا ہو جاتا ہے۔ یہ سارا مادی وجود ان غذاؤں سے بڑھتا اور ترتیب پاتا ہے جو انسان زندگی بھر استعمال کرتا رہتا ہے۔ اس طرح انسانی وجود ان عناصر سے ترتیب پاتا ہے جو ہماری زمین (الارض) کے اجزائے ترکیبی ہیں اور جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔

جسمانی تکمیل کی عمر

جب انسان جسمانی لحاظ سے بھرپور جوانی کو پہنچتا ہے تو اس کے بعد جسم کی نشوونما اور اس میں اضافہ کا عمل سست اور مدہم ہو جاتا ہے۔ اور قد میں اضافہ ہونا ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان بند ہو جاتا ہے۔

عموماً بیس سال سے چالیس سال تک کی عمر میں انسان کا وجود زیادہ تنومند اور مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے اور چالیس سال کی عمر میں ایک صحت مند انسان اپنے جسمانی اور ذہنی قویٰ کے لحاظ سے اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے انسانی عمر کے انہی مراحل کو یوں بیان فرمایا ہے:-

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً"
(الاحقاف)

یہاں تک کہ جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچ گیا اور چالیس سال کا ہو گیا۔

جن لوگوں کے جسمانی قویٰ میں چالیس سال سے پہلے زوال شروع ہو جاتا ہے اس کی وجہ مختلف امراض یا خوراک،

محنت، آرام اور مختلف وظائف کی بے اعتدالیاں ہوتی ہیں۔

عمر کے مطابق خوراک

مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں اس امر کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ عمر کے مختلف ادوار کے لئے خوراک کے بارہ میں اصولی باتیں معلوم ہوں۔

بچپن کی خوراک

۲ سال تک کی عمر کے بچہ کے لئے ماں کا دودھ دنیا کی سب سے بہترین خوراک اور مکمل غذا ہے۔

خدانخواستہ عورت کا دودھ میسّر نہ ہو تو پھر بکری۔ گائے۔ بھینس کا دودھ مناسب پانی ملا کر دیا جائے۔ جوں جوں بچہ کی عمر بڑھتی جائے وہ جو چیز پسند کرے اور جتنی پسند کرے (سوائے بیماری کی حالت کے) اس کو دی جائے خواہش کے مطابق کھانا اس وقت تک مفید صحت ہوتا ہے جب تک انسان کا جسم اور قد بڑھتا چلا جاتا ہے۔

جوانی کے زمانہ کی خوراک

عموماً بیس سے چالیس سال تک کی عمر میں غذا میں اعتدال اور باقاعدگی ضروری ہوتی ہے تاکہ جسم دُبلا اور کمزور یا زیادہ موٹا اور بھدّا نہ ہو جائے۔

چالیس سال کے بعد کی خوراک

چالیس سال کے بعد کی عمر میں غذا میں مناسب کمی کرنا ضروری ہوتا ہے خصوصاً چکنائی (FATS) نشاستہ (Starch) اور شوگر (Sugar) وغیرہ کم کر دینی چاہیئے ورنہ موٹاپے بلڈ پریشر اور شوگر (Diabetese) وغیرہ قسم کی امراض لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

نظام ہضم کی اہمیت

ہمارا نظام ہضم دانت سے لے کر انت تک پھیلا ہوا ہے جس میں دانت زبان، منہ کے لعاب پیدا کرنے والے غدود، خوراک کی نالی معدہ۔ انتڑیاں جگر اور پتہ وغیرہ شامل ہیں۔

پس عموماً مذکورہ بالا اعضاء کی صحیح کارکردگی پر انسانی صحت کا دارومدار ہے کیونکہ انہیں اعضاء کے ذریعے ہم اپنی غذا میں سے خون کی صورت میں توانائی حاصل کرتے ہیں جو پورے جسم میں پھیل کر مختلف اعضاء کی تعمیر و ترقی کا کام کرتا ہے۔

نظام ہضم کی خرابی کے نتائج

اگر اس نظام میں جزوی خرابی بھی واقع ہو جائے تو نتیجۃً انسان بعض ضروری عناصر خوراک مثلاً چونے (Calcium) فولاد (Iron) مختلف حیاتین (VITAMINS) وغیرہ کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس سے عام صحت کی خرابی کے علاوہ بعض خاص اعضاء جن کو اس چیز کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کمزور اور خستہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں جیسے کیلشیم کی کمی سے دانتوں کا گھن (Caries) اور ہڈیوں کی کمزوری کا پیدا ہونا یا دانتوں سے وغیرہ کی کمی ہے مسوڑھوں سے خون کا جاری ہونا اور پائیوریا وغیرہ لاحق ہونا وغیرہ۔ اور اگر نظام ہضم مجموعی طور پر خراب ہو جائے یعنی بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا یا اسہال قے اور تبخیر معدہ وغیرہ لاحق ہو تو عام جسم کمیٔ خون کی وجہ سے ضعف و زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔

پس نظام ہضم کو باقاعدہ فعال اور صحت مند رکھنا از بس ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

میرا نوجوان بھتیجا عزیز عبد اللہ خان غوری (اسٹینوگرافر) ابن عبد الحمید خانصاحب غوری ۱۷ رجولائی (۴ر ماہ رمضان المبارک) کو لاہور میں اچانک وفات پا گیا۔
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن ○
مرحوم عبد الخالق خانصاحب غوری انجنیئر مرحوم کا پوتا تھا بہت نیک اور موصی تھا۔ جماعت احمدیہ لاہور نے اس کا جنازہ ربوہ لانے کا انتظام کیا۔ نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوا۔

مرحوم نے ایک کمسن بیٹا اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات دے۔ مرحوم کے بیٹے کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین :

(حمیدہ خانم غوری بیوہ راجہ عبد الحمید خانصاحب مرحوم دار الرحمت وسطی ربوہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں فوری طور پر مندرجہ ذیل اسامیوں پر کارکنان کی ضرورت ہے:-

۱۔ جمعدار — دو
۲۔ جمعدارنی — ایک
۳۔ بیلدار — ایک

خواہشمند احباب فوری اپنی درخواستیں C.M.O کو بھجوا دیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

برائے توجہ ممبران سٹینڈنگ فنانس کمیٹی

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۹ ۸ صبح ۸½ بجے مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ کی زیر صدارت ان کے کمرے میں منعقد ہوگا ممبران کرام سے بروقت شریک اجلاس ہونے کی درخواست ہے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں براہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حاجی چوہدری فتح علی صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرم محمد نواز صاحب گورایہ۔ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ)

میرے بہت ہی پیارے اور محسن خالو جان حاجی چوہدری فتح علی صاحب ساکن چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا۔ حال میانوالی بنگلہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۷ اگست مطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۹۸۰ء بروز جمعرات صبح سات بجے ایک ماہ معمولی علیل رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون،

اسی دن چار بجے اپنے خاندانی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

نزدیک کے عزیز و اقارب بڑی تعداد میں عین وقت پر پہنچ گئے نماز جنازہ میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔

مرحوم ۱۹۱۰ء کے قریب اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے اور حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری سے آپ نے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا آپ کی نیکی تقویٰ طہارت کو دیکھ کر آپ کے بھائی اور آپ کے والد صاحب اور دوسرا تمام خاندان احمدی ہو گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ آخری وقت تک آپ کی صحت بہت اچھی تھی بلکہ قابل رشک تھی۔ بغیر عینک کے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور پانچوں وقت نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا فرماتے۔ رات کا اندھیرا راستہ کی خرابی یا معمولی موسم کی خرابی کو آپ خاطر میں نہ لاتے تھے اور سب سے پہلے مسجد میں جا کر اذان کہتے تھے۔ نماز اور درس سے فراغت کے بعد آپ کافی دیر تک مسجد میں تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے اپنی اولاد کو بلکہ سارے خاندان کو نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید فرماتے رہتے آپ نے یکے بعد دیگرے چار شادیاں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا۔ آپ کے لڑکے لڑکیاں پوتے پوتیاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کے سب مخلص احمدی ہیں۔ آپ کو اپنی زندگی میں کچھ چند صدمات سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ لیکن آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور بڑے حوصلہ سے تمام کے تمام صدمات کو برداشت کیا آپ کی شخصیت بڑی ہر دل عزیز تھی اپنوں اور غیروں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات کو سب نے بڑی شدت سے محسوس کیا آپ نے اپنی عمر کا زیادہ حصہ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا میں گزارا وہاں بھی جب کبھی کوئی لڑائی جھگڑا ہوتا۔ تو آپ فوراً دخل دے کر فساد کو ٹھنڈا کر دیتے تھے۔ اور متنازعہ ہر دو فریق آپ کے فیصلے کو تسلیم کر لیتے۔ میانوالی بنگلہ میں بھی آپ کا یہی طریق کار تھا۔ آپ کے ہاتھ پر ایک معمولی سی چوٹ آئی جس پر دوائی یا مرہم پٹی لگانے کی بھی آپ نے ضرورت محسوس نہ کی۔ تین دن کے بعد آپکو بہت سخت بخار ہو گیا۔ بازو کی کہنی تک گلٹی نکل گئی متواتر چار دن رات تک آپ بالکل بیہوش پڑے رہے پانچویں دن جا کر آپ کو ہوش آیا اور پھر آہستہ آہستہ رو بصحت ہونے لگے۔ پہلے چند دن میانوالی بنگلہ میں علاج معالجہ کراتے رہے پھر ایک دن فرمانے لگے کہ گوجرانوالہ میں کسی اچھے سرجن کو دکھایا جائے۔ تاکہ بازو کی تکلیف جلد دور ہو جائے چنانچہ گوجرانوالہ ہسپتال میں لے جا کر سول سرجن کو دکھایا گیا جنہوں نے بڑی ہمدردی سے دیکھا۔ قارورہ ٹیسٹ کرایا گیا جس میں شوگر نکلی محترم سرجن صاحب نے ادویات تجویز کیں۔ چنانچہ وہ فوراً خرید لی گئیں۔ وہاں پر پٹی ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ گھر جا کر یہی ادویات استعمال کریں اور اسی طرح پٹی وغیرہ کرواتا۔ ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق عمل کیا گیا۔ لیکن چھ تاریخ کو چار بجے آپ کی حالت بگڑ گئی۔ تقریباً آدھ گھنٹہ کے بعد آپ کی صحت پھر سنبھل گئی اور ہر ایک سے اچھی طرح گفتگو کرنے لگے۔ رات دس بجے تک بالکل ٹھیک رہے روزہ نماز متواتر بستر پر ہی ادا کرتے رہے۔ اور بدن میں سستی بالکل نہیں آئی۔ جب تک ہوش میں رہے۔ خود بھی نماز پڑھتے رہے اور دوسروں کو بھی نماز پڑھنے کی متواتر تلقین فرماتے رہے۔

لیکن سات اگست کو صبح سویرے پیغام اجل آ گیا۔ اور باتیں کرتے کرتے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون،

مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ مہمان کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ ان کی بڑی عزت کرتے۔ ان کے آرام، رہائش کا ہر طرح خیال رکھتے۔ احمدیت کی تبلیغ کرنا آپ اپنا اولین فریضہ سمجھتے تھے بڑی ہشاش بشاش طبیعت کے مالک تھے۔ گفتگو میں بڑے اچھے اور تبلیغی لطیفے بیان فرماتے۔

رشتہ داروں سے بڑا اچھا سلوک کرتے آپ آنے جانے حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو چکے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے حالات اکثر بیان فرماتے۔ جس سے کنبہ والوں کو بہت لطف آتا۔ جوانی کی عمر میں آپ بڑی جسمانی طاقت کے مالک تھے لیکن کیا مجال کسی سے کبھی کوئی لڑائی جھگڑا ہوا ہو۔ غصہ کو نزدیک نہیں آنے دیتے تھے۔ آپ نہایت ہی خوش خیال، خوش مزاج اور خوش خصال تھے۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا چھوٹے بڑے اپنے بیگانے آپ کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔

السلام علیکم کہنے میں ہمیشہ پہل کرنے کی کوشش کرتے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے لیٹے ہوئے، کھانے تناول فرماتے وقت اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔

پاک بھارت ۱۹۶۵ء کی جنگ اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں شکر گڑھ وغیرہ کی طرف سے بڑی تعداد میں لوگ اپنا مال و اسباب چھوڑ کر اور اجڑ کر بے بسی کے عالم میں آئے تھے۔ آپ نے بڑی ہمدردی اور خوش دلی سے ان کو پناہ دی۔ اور ہر ضروری خدمت کی اور ان کی بڑی امداد فرمائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں نہایت ہی عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل اور آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

ضروری اعلان برائے لجنات

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ انشاء اللہ ۷، ۸، ۹ نومبر کو منعقد ہوگا۔ ہر ضلع کی صدر لجنہ اماء اللہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی زیادہ سے زیادہ لجنات کو اجتماع میں نمائندگی کے لئے بھجوائیں۔ ہر شہر گاؤں اور قصبہ سے کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور آئے۔ زائرات کو بھجواتے وقت انہیں صدر کی تصدیقی چٹھی ساتھ ضرور دی جائے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھتیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام ابھی سے بھرپور تیاری شروع کر دیں۔

قائدین کرام مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ مرکز میں شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتی کلاسیں

ضلع جھنگ

لالیاں ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ لالیاں نے تربیتی کلاس کا انعقاد کیا۔ مرکز کی طرف سے مکرم نصیر احمد قمر صاحب مہتمم تجنید نے شرکت کی۔

لوکیاں شریف

۴ جولائی کو خدام و اطفال کی یک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی ربوہ سے مکرم نصیر احمد صاحب قمر مہتمم تجنید اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر شامل ہوئے اس کلاس میں پکا لنسوانہ کے خدام بھی شامل ہوئے۔

ضلع سرگودھا

ماہ جون میں تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں مندرجہ ذیل چھ مختلف مقامات پر تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں۔

احمد آباد جنوبی

مورخہ ۱۳ جون کو کلاس منعقد ہوئی قائد صاحب ضلع اور مربی سلسلہ خوشاب و نگران اعلیٰ حلقہ خوشاب نے تقاریر کیں ۴۰ خدام و اطفال کے علاوہ اتنی ہی مستورات شامل ہوئیں۔

چک ۲ ٹی ، ڈی اے

مورخہ ۱۴ جون مربی سلسلہ اور نگران حلقہ نے تقاریر کیں اور تشحیذ کی خریداری ہوئی۔ بچوں کی تازہ کتابیں فروخت کی گئیں۔ ۵۰/۰۰ روپے چندہ وصول ہوا۔

ڈیرہ چانن خان والا

مورخہ ۱۴ جون مربی صاحب خوشاب نے خطاب کیا ایک بیعت ہوئی اور ۴۲ روپے چندہ وصول ہوا۔

چک ۸ ایم ، بی

۱۵ جون مکرم ماسٹر احمد دین صاحب اور مکرم مربی صاحب نے تقریریں کیں۔ مرکزی امتحانات کے پرچے وصول کئے۔ ماہانہ رپورٹیں حاصل کی گئیں۔

۳۹ - ڈی - بی

۱۶ جون امتحانات کے پرچے وصول ہوئے ۴۲/- روپے چندہ کی وصولی ہوئی۔ مستورات نے بھی شرکت کی۔

جوہر آباد

۱۷ جون جہانگیر احمد صاحب جو یہ نگران حلقہ صاحب نے اور مربی صاحب نے خطاب کیا۔ مطالعہ کتب کی طرف توجہ دلائی گئی۔ پرچے وصول کئے گئے۔

ضلع مظفر آباد

کوٹلی شہر یکم تا ۱۵ جون کوٹلی شہر میں اطفال کی تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس میں علمی مقابلے بھی کروائے گئے۔

دولیال جٹاں

۱۳ جون کو یوم تربیت منایا گیا مقامی قبرستان میں ایک گھنٹہ تک وقار عمل کیا گیا۔ اطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بجٹ ۱۰۰٪ مکمل کر لیا گیا۔

ضلع فیصل آباد

۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ ۱۳ جولائی تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ملک منیر احمد صاحب داؤد احمد صاحب کاہلوں اور قائد صاحب ضلع فیصل آباد نے شرکت کی۔

ضلعی تربیتی اجتماع

۹ مئی کو مجالس خدام الاحمدیہ فیصل آباد کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ۶۱ مجالس کے نمائندوں کے علاوہ ۴۳۶ افراد نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں عام دینی معلومات کا امتحان بھی ہوا۔

ضلع لاہور کا تقریری مقابلہ

۲۸ فروری ۱۹۸۰ء مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا بین المجالس تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ بعد ازاں اطفال کا تقریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ کی صدارت شیخ بشیر احمد صاحب نے کی۔ (مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ از صفحہ ۲

تخلیقِ آدم کے ادوار کا خاکہ

طاقتوں سے کام لینے لگ گیا تھا۔ اور جانداروں سے منفرد شخصیت کا مالک ہو گیا تھا۔ نفس واحدہ کی ذات ان عورتوں کے مشابہہ تھی جن میں مردانہ اور نسوانی دونوں طاقتیں قدرتاً موجود ہوتی ہیں اور مرد سے جنسی تعلق قائم کئے بغیر ان کی اندرونی دونوں طاقتوں کے تصادم سے حالتِ غیر بیدار ہو کر ان کے رحم میں نطفہ قرار پا کر حمل ٹھہر جاتا ہے اور نو ماہ بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ عربی زبان میں نفس واحدہ کو صیغہ تانیث سے بیان کر کے اسے بچہ جننے والی ماں کی صورت میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (النساء ۲)

فرما کر اس کی تصدیق ہو رہی ہے بہر حال جننے والی ہستی ماں ہوتی ہے اور اس میں مادری محبت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے نفس واحدہ ماں کی طرح نوزائیدہ بچہ کو اپنی پستانوں سے دودھ پلاتا ہو اور اس درجہ میں اس سے ودیعت شدہ باطنی استعدادوں کا کسی نہ کسی رنگ میں ظہور ہونے لگ گیا ہو اور اس نے کسی قدر ٹوٹی پھوٹی میں بولنا اور باطنی استعدادوں سے کام لینا بھی شروع کر دیا ہو۔ اور یہ خیال ہے انسانیت کے جدید دور کا ابتدا ہو گئی ہو بہر حال نفس واحدہ قرآنی تحقیق سے ان پہلے جانداروں میں شمار ہوتا ہے جن سے نسل انسانی کا آغاز ہوا۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی بھانجی عزیزہ رشیدہ فوزیہ بنت عزیزم مکرم محمد سعید صاحب قریشی ایم اے ایڈ و عزیزہ مکرمہ سعیدہ سعید قریشی ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج برائے خواتین اٹک فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۱۶ نمبر لے کر اپنے سکول میں سوم اور بورڈ میں پانچویں نمبر پر آئی ہے۔ فالحمدللہ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور سلسلہ کیلئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین (نذیر احمد سیالکوٹی ڈپٹی اسسٹنٹ سی ایم اے نرسنگ ربوہ)

(۲) میرا بھائی ملک رفیق احمد منیر (کارکن وکالت تبشیر) ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ پہلے ٹائیفائیڈ اور گردن توڑ بخار تھا اس کے ساتھ دائیں آنکھ پر بھی کافی اثر تھا اور پٹھوں کا کھچاؤ تھا۔ دوستوں کی دعاؤں کی وجہ سے اب کچھ افاقہ ہے۔ بخار وغیرہ ختم ہو گیا ہے۔ اب دائیں ٹانگ میں سخت تکلیف ہے۔ درد برداشت سے باہر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک لطیف احمد منیر پاک سٹیشنری اینڈ جنرل سٹور اٹک شہر)

(۳) مکرم محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب کافی عرصہ سے جوڑوں کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نرگولی ضلع گوجرانوالہ)

(۴) آج کل گوناگوں پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں بزرگان و احباب جماعت سے فضل ایزدی کیلئے دعا کی درخواست ہے

(محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بک سٹال لاہور)

(۵) میری پھوپھی فضل بیگم صاحبہ پچھلے کئی دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پھوپھی کو کامل و عاجل شفا دے۔ آمین۔

(بشیر احمد شاہد قائد چک ۵ احمد آباد گلارچی ضلع بدین سندھ)

جماعت برمنگھم (انگلستان) کے صدر

چوہدری عبد الحفیظ صاحب کی والدہ انتقال کر گئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

جماعت احمدیہ برمنگھم برطانیہ کے صدر مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد العزیز صاحب دار الرحمت وسطی ۲۰ اگست ۱۹۸۰ء کو شام قریباً ۳ بجے ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ افسر خزانہ مکرم سعید احمد صاحب عالمگیر کی خالہ تھیں۔

۲۰ اگست ۱۹۸۰ء کو بعد از نماز عشاء مسجد نصرت ربوہ میں مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے امیر جماعت مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی اجازت سے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں اسی روز تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ برمنگھم برطانیہ جماعت کے صدر ہیں اور صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ اہلیہ شیخ شریف احمد صاحب ہیں۔ مرحومہ نہایت نیک، تہجد گزار صاحب کشوف و رویا خاتون تھیں۔ تقسیم سے قبل فیروز پور میں لجنات کی جنرل سیکرٹری رہیں۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی آ گئیں اور حلقہ سعید منزل کراچی میں سیکرٹری مال رہیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اللہ تعالیٰ اپنے کمزور اور مخلص بندوں کو ان کی حقیر قربانیوں کے صلہ میں بہتر سے بہتر اجر دیتا اور اپنی تائید و نصرت کے نظارے ان کو دکھاتا رہتا ہے۔ اے احمدیت کے پروانو! آپ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصہ لیا۔ اور آپ نے اس کے شیریں ثمرات نہایت قلیل مدت میں دیکھ لئے۔ کام بہت وسیع ہے۔ بہت اخراجات چاہتا ہے۔ مالی قربانیوں میں آپ اپنے قدم تیز کر دیجئے۔ اور ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور اسلام کے حق میں یہ کوششیں بابرکت ثابت ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان ولادت

خاکسار کے بہنوئی مکرم مرزا مبشر احمد صاحب مالک بوبی شوز لبرٹی مارکیٹ گلبرگ لاہور اور میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحی مبشری صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "فرحان احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ نومولود صحت و عمر پانے والا۔ والدین کے لئے قرۃ العین اور اسلام اور احمدیت کا حقیقی خادم ثابت ہو۔ آمین خواجہ عبد المومن۔ مالک مومن کلاتھ ہاؤس و مومن سٹیشنرز گول بازار ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

نائب وکیل التبشیر مسعود احمد صاحب جہلمی کے خسر میاں محمد بخش صاحب انتقال کر گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نائب وکیل التبشیر تحریک جدید مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کے خسر مکرم میاں محمد بخش صاحب آف کھاریاں حال وزیر آباد میں انتقال کر گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ان کی عمر قریباً سو برس تھی

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ اسی روز وزیر آباد سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک کے احاطہ میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی اجازت سے ناظر بیت المال (خرچ) مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے دعا کروائی۔

وفات سے چند روز قبل تک مرحوم کی صحت اچھی تھی۔ پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتے رہے۔ تہجد گزار نہایت ملنسار، خوش خلق اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ نے اپنی یادگار چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے صرف ایک صاحبزادے بشیر احمد وفات کے وقت پاکستان میں تھے۔ باقی تین صاحبزادے غلام احمد صاحب۔ مختار احمد صاحب اور منیر احمد صاحب بالترتیب سویڈن، جرمنی اور امریکہ میں ہیں۔ تین بیٹیوں میں بڑی بیٹی نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد ہیں۔ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد خان صاحب رائس مل اونرز وزیر آباد ہیں۔ اور سب سے چھوٹی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کی اہلیہ ہیں۔ ایک صاحبزادے سلطان احمد مرحوم تقسیم کے وقت درویش بن کر قادیان مقیم ہو گئے تھے۔ جہاں پر ۱۹۴۹ء میں عین جوانی کے عالم میں فوت ہو گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند کرے اور اپنی رحمت و مغفرت کا سلوک کرے آمین

وزیر تعلیم سیرالیون

بقیہ صفحہ اول

روانگی سے پہلے سکول وزیٹرز بک پر اپنے دستخط فرمائے اور لکھا کہ سیرالیون کی تعلیمی ترقی میں حصہ لیتے ہوئے جماعت احمدیہ جو مستقل اور انتھک کوشش کر رہی ہے اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔

اس سے پہلے سکول کے پرنسپل مکرم مبشر احمد صاحب بالی نے وزیر موصوف کے اعزاز میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ان کی آمد پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ اور ۱۹۷۰ء کے تاریخی دورہ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دورہ کے نتیجہ میں جاری ہونے والی "نصرت جہاں سکیم" کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر پرنسپل نے سینگا بے اور سولی ما کے پیراماؤنٹ چیفس اور علاقے کے رکن پارلیمنٹ کی مسلسل امداد و تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا۔

اس دورے کی خاص اور نمایاں بات یہ ہے کہ وزیر صاحب موصوف نے واپس جا کر ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی وزارت تعلیم کی طرف سے اس سکول کو کلی امداد دیئے جانے کی اطلاع دی۔ اس خوشخبری کے ملنے پر سکول کم۔۔۔

میں طلباء و طالبات اور اساتذہ کرام نے پرنسپل مکرم مبشر احمد صاحب بالی کی امامت میں دو نوافل شکرانہ کے ادا کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان رح
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبد الحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
۲۸ اگست ۱۹۸۰ء آخری جمعرات اور ۲۹ اگست بروز جمعہ مطب فرمائیں گے۔
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام ۶ بجے تک
اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ